روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
خطبہ نمبر ۵
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۵۰ | بدھ ۔ ۲۸ رمضان ۔ ۱۴۱۵ھ، یکم امان ۱۳۷۴ھش یکم مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

لوگوں کو توبہ کی حقیقت کا علم نہیں۔ توبہ اس بات کا نام نہیں کہ صرف منہ سے توبہ کا لفظ کہہ دیا جاوے بلکہ حقیقی توبہ یہ ہے کہ نفس کی قربانی کی جاوے۔ جو شخص توبہ کرتا ہے وہ اپنے نفس پر انقلاب ڈالتا ہے گویا دوسرے لفظوں میں وہ مرجاتا ہے۔ خدا کے لئے جو تغیر عظیم انسان دکھ اٹھا کر کرتا ہے تو وہ اس کی گذشتہ بداعمالیوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ جس قدر ناجائز ذرائع معاش کے اس نے اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں ان کو وہ ترک کرتا ہے۔ عزیز دوستوں اور یاروں سے جدا ہوتا ہے۔ برادری اور قوم کو اسے خدا کے واسطے ترک کرنا پڑتا ہے جب اس کا صدق کمال تک پہنچ جاتا ہے تو وہی ذات پاک تقاضا کرتی ہے کہ اس قدر قربانیاں جو اس نے کی ہیں وہ اس کے اعمال کے کفارہ کے لئے کافی ہوں۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۴۳)

خدا کی رحمت سے فائدہ اٹھاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کا قاعدہ ہے کہ خاص وقت میں فرض کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ پس دعا کا خاص وقت میں زیادہ قبول کرنا رحم اور شفقت سے کیا گیا ہے۔ ورنہ اس کے رحم کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ مگر بہت ہوتے ہیں جو اس فضل کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ باقی دنوں میں تو اس لئے فائدہ نہیں اٹھاتے کہ وہ رمضان نہیں اور رمضان میں اس لئے کہ توفیق نہیں ملتی۔ اسی طرح اور دنوں میں تو اس لئے دعا نہیں کرتے کہ جمعہ نہیں۔ اور جمعہ کو اس لئے کھو دیتے ہیں کہ ان کو دعا سے مَس نہیں۔ پھر دن کو اس لئے کھوتے ہیں۔ کہ راتیں قبولیت دعا کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ اور رات سے اس لئے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ کہ نیند کو نہیں چھوڑ سکتے۔ غرض ایک وقت کو دوسرے پر ٹالتے ہیں اور دوسرے میں اس لئے کچھ حاصل نہیں کر سکتے کہ محنت سے جی چراتے ہیں۔

اس لئے ان پر کوئی وقت دعا کا نہیں آتا۔ ان کی مثال بعینہٖ اس بچہ کی سی ہوتی ہے۔ جو ماں باپ سے ناراض ہو کر ایک اندھیرے مکان میں جا کر بیٹھ جائے۔ اور وہاں اس کو کانٹے چبھنے اور بھڑیں کاٹنے لگیں۔ ایسا انسان خدا سے ناراضگی اختیار کرتا ہے اور اس سے بھاگتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے ملک سے نکل جائے، مگر کہاں انسان اس کے ملک سے نکل سکتا ہے جس نے نادانی سے خدا کو چھوڑا اس کے لئے دنیا و آخرت میں کوئی مقام آرام کا نہیں۔ ایسا شخص اپنا آپ قاتل ہے اور اپنے آپ کا خود خون کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے ایک ہی آرام کی جگہ ہے اور وہ خدا کی گود ہے۔ اور یاد رکھو کہ خدا کی گود صرف محمد ﷺ کے لئے۔ صرف موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے لئے ہی نہیں۔ بکہ خدا ہر گنہگار کے لئے اپنی گود پھیلائے کھڑا ہے کہ آئے اور اس کی گود میں جگہ پائے۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا کو ایک بندہ کے تائب ہونے پر اتنی خوشی ہوتی ہے کہ ایک ماں کو اپنا گمشدہ بچہ پانے پر بھی اتنی خوشی نہیں ہو سکتی۔

پس اس کی رحمت سے فائدہ اٹھاؤ۔ جو تمہاری ترقی کے لئے۔ تمہارے فائدہ کے لئے وہ نازل کر رہا ہے۔ اور پھر ان خاص اوقات سے فائدہ اٹھاؤ۔ جو تمہارے ہی فائدہ کے لئے اس نے رکھ دیئے ہیں اگر ان اوقات کو بھی سُستی سے ضائع کر دو گے تو نہایت ہی افسوس کی بات ہو گی۔

(از خطبہ ۲۰۔ جون ۱۹۱۹ء)

بہت سے کام نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اپنے خیال میں ان کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جاپان میں احمدیہ کیمپ کے بارے میں جاپانی رضاکاروں کے محبت بھرے تاثرات

لندن ۲۳ فروری ۱۹۹۵ء بیت الفضل لندن کے امام مکرم عطاء المجیب صاحب راشد سابق مربی جاپان نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر کوبے اپ ڈیٹ پروگرام میں کوبے (جاپان) کے زلزلہ زدگان کے لئے جماعت احمدیہ کی امدادی سرگرمیوں کی تفاصیل بیان کی ہیں۔ انہوں نے فون پر مسٹر میوشی سے جاپانی زبان میں بات چیت کی۔ جنہوں نے مکرم راشد صاحب کو احمدیہ امدادی کیمپ میں کام کرنے والے جاپانی رضاکاروں کے جذبات سے آگاہ کیا۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ بہت سے جاپانی رضاکار بھی احمدی رضاکاروں کے علاوہ اس امدادی خدمت میں مصروف ہیں۔

ناگویا کی مکرمہ سرو تانوری کوسان نے اپنے ایک خط میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا،

احمدیہ کیمپ میں مسٹر منیب اور دیگر سب ساتھیوں کے ساتھ کام کر کے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ میں دلی خوشی اور محبت کے ساتھ کام کرنے والے رضاکاروں کی عظمت کو سلام کرتی ہوں۔ اور دل سے ان کی عظمت کو تسلیم کرتی ہوں۔ میں جب پناہ گاہوں میں زندگی گزارنے والوں کا خیال کرتی ہوں تو اپنے گھر میں آرام سے زندگی گزارنا گناہ محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے میں امدادی کیمپ میں پہنچی اور رضاکار کے طور پر کام کیا۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ یہ تبصرہ وضاحت سے بتا رہا ہے کہ اہل جاپان کے دلوں میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے بارے میں کس قدر حسین خیالات اور نیک جذبات موجزن ہیں۔

ایک اور دوست مکرم سودا اوسامونے ناگاموکیمپ سے مکرم پروفیسر تس یاما صاحب کو ایک خط لکھا ہے۔ مکرم پروفیسر صاحب کوتو یونیورسٹی کے استاد ہیں اور کوبے میں احمدی رضاکاروں کے کیمپ میں رضاکارانہ خدمات بجالاتے ہیں۔ ان کے نام خط میں لکھا گیا ہے،

احمدیہ کیمپ میں میں نے بہت اچھے دن گزارے۔ آج بھی میں اس کیمپ میں کام کرنے والوں کے مسکراتے چہروں کو یاد کر کے متاثر ہوتا ہوں۔ آج جبکہ ناگانو میں برف باری ہو رہی ہے میں کوبے میں دیکھے گئے احمدیہ ٹیلی ویژن کے اس پروگرام کو یاد کر رہا ہوں جس میں لندن سے جاپانی میں خبریں سنائی جاتی تھیں۔ میں شرمندہ ہوں کہ میں زیادہ خدمت نہیں کر سکا۔ میں اپنے بیٹے کی سکول سے چھٹیوں کا منتظر ہوں۔ جونہی چھٹیاں ہوئیں میں یہ کام کرنے دوبارہ آؤں گا۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ جاپانی افراد اپنے بچوں کی چھٹیوں کے بڑی شدت سے منتظر ہوتے ہیں تاکہ وہ زندگی کا لطف اٹھا سکیں۔ مگر اب وہ اپنی تفریح کو بھلا کر احمدی رضاکاروں کے ساتھ کیمپ میں خدمت کرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

یکم - امان ۱۳۷۴ ھش یکم - مارچ ۱۹۹۵ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

۱۔ "اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو۔ اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔"

۲۔ "جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ (رمضان) میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے جو شخص روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔"

۳۔ "خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعے ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے۔ بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے محفوظ رہے۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کر لے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پالو"۔

۴۔ "یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گذر جاوے گی۔ خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں۔ مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے۔ وہ ہمیشہ کا مقام ہے۔ اور اس کا انقطاع نہیں ہے۔ پس اگر اس مقام میں وہ اس حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کرکے ہر ایک گناہ سے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کرکے پکارا ہے بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرے گا"۔

۵۔ "جو بات طاقت سے باہر ہے وہ تو خدا معاف کر دے گا مگر جو طاقت کے اندر ہے اس سے مواخذہ ہو گا۔ جب انسان نیک بنتا ہے تو اس کے دائیں بائیں' آگے پیچھے خدا کی رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں سچا (صاحب ایمان) ولی کہلاتا ہے۔ اور اس کی برکت اس کے گھر اور اس کے شہر میں ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے وہ نجاست کھاتا ہے۔ اگر انسان بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑ دے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلہ اسے دیتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارشادات پر غور کرنے اور ان کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بے سوچے بے سمجھے بولے آپ ہی منہ کی کھائی
سارے جگ کو خوش کرنے میں ہوتی ہے رسوائی
سب کہتے ہیں تول کے بولو' بولو میٹھے بول
کڑوی باتوں نے محفل میں ساری قدر گنوائی

ابو الاقبال

قلم بدست

کشاں کشاں تری جانب رواں رہا ہوں میں
مجھے بتا تو کہاں تک پہنچ گیا ہوں میں

سلگ رہی ہے فضاؤں میں خامشی کب سے
بیانِ شوق کو کب سے ترس رہا ہوں میں

ورق ورق کو بنایا ہے میں نے اپنا علَم
قلم بدست نبرد آزما ہوا ہوں میں

ہر ایک حال میں روشن ہے میرے دل کا چراغ
کبھی شفق ہوں کبھی صبح کی ضیا ہوں میں

چلیں گی عزمِ عمل کی روایتیں مجھ سے
عمل کے شوق میں اِک عمر تک جیا ہوں میں

رہے رہے نہ رہے میرا آشیاں نہ رہے
تمہاری برق تجلّی کو دیکھتا ہوں میں

نظر نظر پہ گراں ہو گیا ہر اک منظر
قدم قدم پہ ہر اک شے کو گھورتا ہوں میں

چناب رنگ کو فطرت نے دی ہے رعنائی
اسی لئے تو یہاں آ کے بس گیا ہوں میں

یہ ان کا زُعم ہے مجھ کو مٹا کے چھوڑیں گے
مجھے یقیں ہے کہ اب اس سے ماوریٰ ہوں میں

غضب ہے وہ سرِ منزل نہ مجھ کو پہچانیں
نسیم انہیں کے لئے دُھول سے اَٹا ہوں میں

تلاشِ مسلسل

شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔
شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رمضان کے ان مبارک ایام میں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔
عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کو چھوڑ کر دنیاوی ذرائع اختیار کرنے والا سچی تعریف سے محروم ہو جاتا ہے

انسان کو چاہئے کہ خدا کے لئے ہو جائے تاکہ اس کو سچی تعریف نصیب ہو

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۲۷- ستمبر ۱۹۱۸ء)

"عزت اور تعریف ان چیزوں میں سے ہیں۔ جن کے لئے انسان باقی چیزوں کے قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ لوگ ہزاروں روپیہ صدقہ وخیرات میں خرچ کرتے ہیں۔ جس سے ان کی نیت بنی نوع انسان کی حاجت روائی اور مذہبی احکام کی بجا آوری نہیں ہوتی۔ اور نہ رضاء الٰہی کے حصول کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ بلکہ ان کی غرض تمام صدقہ وخیرات سے صرف ایک ہی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ لوگ ان کی تعریف کریں کہ فلاں بڑا مخیر ہے جو غریبوں میں ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتا ہے۔ پھر لوگ عزت و تعریف حاصل کرنے کے لئے اپنی عمر خرچ کر دیتے ہیں۔ زندگی قربان کر دیتے ہیں۔ لڑائیوں میں جان لڑا دیتے ہیں۔ علمی مسائل کی تحقیق میں زندگیاں ختم کر دیتے ہیں۔ اولادوں کو قربان کر دیتے ہیں۔ وطنوں اور عزیزوں کو قربان کر دیتے ہیں۔ اس لئے کہ دنیا میں نام حاصل کریں۔

یہاں پر عزت و تعریف مترادف الفاظ ہیں۔ کیونکہ جو بخیل ہو اس کی کوئی تعریف نہیں کرتا اور وہ معزز بھی نہیں ہوتا۔ پس تعریف کے لئے لوگوں کی نظروں میں حسین و خوبصورت دکھائی دینے کے لئے انسان جان بھی قربان کر دیتا ہے۔ گو وہ جانتا ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کی تعریفیں میرے کسی کام نہیں آئیں گی۔ تاہم وہ چاہتا ہے کہ مر کے ہی اسے حاصل کر لوں اور جب لوگ مجھ کو یاد کریں تعریف اور عزت کے ساتھ ہی یاد کریں۔ پھر اموال کو قربان کر دیتا ہے حالانکہ جانتا ہے کہ مال خرچ ہو جانے کے بعد میں ایک مفلس اور غریب شخص ہو جاؤں گا۔ مگر اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ یہ تو کہیں گے کہ اس نے اپنا مال غرباء کی مدد کے لئے خرچ کر ڈالا۔

پھر یہ خواہش ادنیٰ اور متوسط درجہ کے لوگوں کو ہی نہیں ہوتی بلکہ بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی ہوتی ہے۔ بادشاہوں نے بھی کوششیں کی ہیں لوگ ان کی تعریف کریں۔ پہلے زمانے میں ایسا بھی کرتے تھے کہ بادشاہ گذرتے ہوئے یونہی کسی کو روپے دے دیتے۔ یا کوئی ایسا طریق ایجاد کرتے جس سے عام لوگوں میں ان کے عدل و انصاف کی خاص شہرت ہو۔ اور ان کی تعریف کی جائے۔

غرض ایسے ایسے طریقے اختیار کئے جاتے تھے کہ عوام الناس میں جو ان کے حالات سے واقف نہیں ہوتے تھے۔ ان کی تعریفیں ہوتیں۔ چاہے دوسرے وقت میں وہی بادشاہ لوگوں کے مال بھی ظلم سے چھین لیتے۔

غرض تعریف ایسی چیز ہے کہ اس کی بادشاہوں کو بھی احتیاج ہے۔ اسی لئے مشہور ہے کہ بادشاہوں کے دربا میں خوشامدی بھی ہوتے ہیں۔ تعریف ایسی چیز ہے کہ بادشاہ غلاموں کے غلام ہو جاتے ہیں۔ اور یہ خواہش جنون کے طور پر لوگوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ مثل مشہور ہے۔ خدا جانے کہاں تک سچ ہے، لیکن تمثیلی طور پر اس خواہش کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو انسانوں میں ہوتی ہے کہ ان کی تعریف کی جائے۔ اور بعض دفعہ یہ خواہش جنون کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ کہتے ہیں۔ ایک عورت تھی اس نے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی انگوٹھی بہت قیمت صرف کر کے بنوائی۔ خواہش تھی کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہو گا۔ کئی دنوں تک وہ پہنے رہی۔ مگر کسی نے ادھر توجہ نہ کی۔ اس نے اس انگلی کے ساتھ اشارے بھی کئے۔ مگر اتفاق کی بات ہے۔ تب بھی ادھر کسی کی توجہ نہ گئی۔ جب کسی نے بھی توجہ نہ کی تو اس عورت نے دل میں سوچا کہ کوئی ایسا طریق اختیار کرنا چاہئے جس سے لوگ اس انگوٹھی کو دیکھنے کے لئے مجبور ہو جائیں۔ یہ سوچ کر اس نے رات کے وقت اپنے گھر میں آگ لگا دی۔ لوگوں کے آنے میں ہوئی دیر۔ گھر سارے کا سارا جل گیا۔ عورتیں آئیں اور پوچھا بہن کچھ بچا بھی۔ اس نے جواب دیا بہن صرف یہ انگوٹھی بچی ہے۔ عورتوں کی طبیعت ایسی ہوتی ہے کہ زیورات کو بہت پسند کرتی ہیں۔ کسی عورت نے کہا بہن یہ انگوٹھی تو بہت خوبصورت ہے۔ کب بنوائی۔ انگوٹھی والی نے سر پیٹ کر کہا کہ اگر تو پہلے پوچھتی تو میرا گھر کیوں جلتا۔

غالباً یہ قصہ جھوٹا ہے۔ مگر مطلب اس کا یہ ہے کہ تعریف حاصل کرنے کی خواہش لوگوں میں بعض دفعہ یہاں تک ترقی کر جاتی ہے کہ وہ گھر بار پھونک دیتے ہیں۔ پس تعریف حاصل کرنے کے لئے لوگ کسی چیز کے قربان کرنے سے بھی پرہیز نہیں کرتے۔

تعریفیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض سچی، بعض جھوٹی۔ گورنمنٹ بعض لوگوں کو خطاب دیتی ہے "خان بہادر" ان خطاب یافتوں میں سے کئی تو ایسے ہوتے ہیں کہ واقعی "خان بہادر" ہی ہوتے ہیں لیکن کئی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ نہ وہ فی الواقع "خان" ہوتے ہیں نہ "بہادر" بلکہ نہایت درجہ کے بزدل ہوتے ہیں، لیکن اگر ان کے نام کے ساتھ "خان بہادر" نہ لکھا جائے یا نہ بولا جائے تو وہ کہیں گے کہ تمہیں اتنی بھی تمیز نہیں کہ کسی کا پورا نام لو۔ تو اب یہ "خان بہادر" ان کے نام کا جز ہو جاتا ہے۔ حالانکہ بہادری کی جو حقیقت ہے وہ ان میں متحقق نہیں ہوتی۔ بعض لوگ اپنے بچوں کا نام ہی "خان بہادر" رکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب (امام جماعت الاول) فرمایا کرتے تھے کہ ہماری ایک رشتہ دار عورت نے اپنے بچہ کا نام "خان بہادر" رکھا۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ نام تو نے کس لئے رکھا ہے۔ اس نے کہا کہ ہمارے فلاں رشتہ دار کو سرکار سے "خان بہادر" کا خطاب ملا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ ممکن ہے بڑے ہو کر اس کو یہ خطاب ملے۔ یا نہ ملے۔ اس لئے میں نے اس کا نام ہی "خان بہادر" رکھ دیا۔ کیونکہ اگر لوگ اس خطاب یافتہ کو خان بہادر کہیں گے تو یہ بھی خان بہادر ہی کہلائے گا۔ پس جو لوگ گورنمنٹ سے خطاب خان بہادری کا حاصل کرتے ہیں۔ ان میں سے بہت میں خان بہادری کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ اسی طرح بعض لوگوں کا نام ہوتا ہے "شیر خان" حالانکہ وہ بکری سے بھی کمزور دل ہوتے ہیں۔ یا کسی کا نام ہوتا ہے محمد تقی۔ مگر اس جیسا شقی ملنا مشکل ہوتا ہے۔ پس بہت سے نام اور تعریفیں ہوتی ہیں جو حقیقت سے علیحدہ ہوتی ہیں۔

پس بہت سے لوگ تعریف حاصل کرنے کے لئے بہت کوشش کرتے ہیں۔ مگر بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ تعریف تو ان کو حاصل ہو جاتی ہے، لیکن وہ جھوٹی تعریف ہے جس سے وہ دل میں شرمندہ ہوتے ہیں۔ مثلاً جو شخص درحقیقت بزدل ہو اس کو اگر بہادر کہا جائے گا۔ تو اس کے جسم پر جھرجھری آ ہی جاتی ہو گی۔

عربی زبان میں جو ام الالسنہ ہے اور خدا تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش میں انسانوں کو بذریعہ اپنے الہام کے تعلیم کی تھی۔ تاکہ وہ اپنے مدعا ایک دوسرے سے کہہ سکیں اس میں سچی تعریف اور جھوٹی تعریف میں فرق کیا گیا ہے۔ یعنی تعریف کے لئے دو لفظ ہیں۔ ایک مدح دوسرا۔ حمد۔ مدح تو وہ ہے کہ اس میں سچی اور جھوٹی دونوں قسم کی تعریفیں آ سکتی ہیں۔ اگر کوئی کمزور ہو، بزدل ہو، جاہل ہو تو ان کی مدح میں شہ زور، بہادر۔ عالم کہہ سکتے ہیں۔ مگر سچی تعریف کے لئے مدح کا لفظ کبھی نہیں لائیں گے۔ وہاں حمد ہو گا۔ جو کمزور کو شہ زور۔ بزدل کو بہادر اور جاہل کو عالم کہتا ہے۔ وہ اس کی مدح کرتا ہے۔ نہ کہ حمد۔ تو یہ لوگ ممدوح ہوں گے۔ محمود نہیں ہوں گے۔ عربی زبان میں شاعر جو تعریف کرے گا اس کو مدح کہیں گے حمد نہیں کہیں گے۔ کیونکہ اکثر شاعر تعریف میں مبالغہ بھی کیا کرتے ہیں، لیکن جہاں واقعات نفس الامر ہی سے کسی کی تعریف کی جائے گی۔ تو وہ اس کی حمد ہو گی۔ پس یہ فرق ہے جو عربی زبان میں سچی اور جھوٹی تعریف میں رکھا گیا ہے۔

سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے تعریف کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تعریف کبھی تو افعال کا نتیجہ ہوتی ہے یعنی اچھے کام اس لئے کئے جاتے ہیں کہ لوگ تعریف کریں اور کبھی اچھے کام تو کئے جاتے ہیں مگر ان میں یہ خواہش نہیں ہوتی۔ کہ لوگ تعریف کریں گے۔ مگر چونکہ وہ کام اچھے ہی ہوتے ہیں بغیر ان کی خواہش کے بھی لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص ڈوبتے کو بچاتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ لوگ اس کے اس فعل کی تعریف کریں۔ تو خواہش اس کی پوری ہو جائے گی۔ گو یہ تعریف کچھ اچھی تعریف نہیں ہو گی۔ مگر ایک دوسرا جو کسی کو ڈوبتا دیکھتا ہے اور وہ اس کو بچانے کے لئے اپنی جان خطرہ میں ڈال دیتا ہے مگر اس کی کوئی خواہش نہیں ہوتی کہ لوگ اس کی تعریف کریں۔ یا کوئی شخص غرباء میں روپیہ اس لئے تقسیم کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اور دوسرا وہ ہے جو بغیر تعریف کی خواہش کے غرباء میں روپیہ تقسیم کرتا ہے۔ تو ان میں ایک کا فعل محمود ہو گا۔ دوسرے کا مذموم۔

پس انسان تعریف کے لئے کوشش کرتا ہے۔ کبھی تو وہ تعریف مذموم ہوتی ہے۔ کبھی محمود۔ پھر کبھی وہ تعریف مدح ہوتی ہے۔ کبھی حمد۔ حقیقی خوشی انسان کو اگر حاصل ہو سکتی ہے تو حمد میں ہو سکتی ہے ورنہ مدح میں تو شرمندہ بھی ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے (سب سچی تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) تعریف کے حصول کے لئے تم دنیا میں بہت بہت کوششیں کرتے ہو مگر جس رنگ میں بھی تمہاری کوششیں ہوں ان کا نتیجہ ممکن ہے۔ حمد نہ ہو اور جو تعریف حاصل ہو وہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

① حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا' چوری' تلف حقوق' ریا' عجب' حقارت' بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔ اور ایسے ہی شخصوں کے لئے (نہ ان کے لئے خوف ہے نہ گھبراہٹ) ہے۔ اور اس کے بعد ان کو کیا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ صالح لوگوں کا متولی ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلے کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

قرآن کریم اور دوسری الٰہی کتابوں میں معلوم ہوتا ہے جس قدر لوگوں پر اسی دنیا میں عذاب کے طور پر موت اور ہلاکت وارد ہوئی وہ صرف اس لئے نہیں وارد ہوئی کہ وہ لوگ حیثیت مذہبی کی وجہ سے ناحق پر تھے۔ مثلاً بت پرست تھے۔ یا ستارہ پرست یا آتش پرست۔ یا کسی اور مخلوق کی پرستش کرتے تھے۔ کیونکہ مذہبی ضلالت کا محاسبہ قیامت پر ڈالا گیا ہے۔ اور صرف ناحق پر ہونے کا اور کافر ٹھہرانے سے اس دنیا میں کسی پر عذاب وارد نہیں ہو سکتا۔ اس عذاب کے لئے جہنم اور دار آخرت بنایا گیا ہے۔ بلکہ کافروں کے لئے یہ دنیا بطور بہشت کے ہے اور مومن ہی اکثر اس میں دکھ اور درد اٹھاتے ہیں۔ (دنیا کافر کی جنت ہے اور مومن کا قید خانہ) پس اس جگہ بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت میں دنیا جنت للکافر ہے اور مشاہدہ بھی اس پر شہادت دے رہا ہے کہ کفار ہر یک دنیوی نعمت اور دولت میں سبقت لے گئے ہیں اور قرآن کریم میں جا بجا اسی بات کا اظہار ہے۔ کہ کافروں پر ہر یک دنیوی نعمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو پھر بعض کافر قوموں پر عذاب کیوں نازل ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو پتھر اور آندھی اور طوفان اور وباء سے کیوں ہلاک کیا۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام عذاب محض کفر کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ جن پر یہ عذاب نازل ہوئے وہ تکذیب مرسل اور استہزا اور ٹھٹھے اور ایذاء میں حد سے بڑھ گئے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی نظر میں ان کا فساد اور فسق اور ظلم اور آزار نہایت کو پہنچ گیا تھا۔ اور انہوں نے اپنی ہلاکت کے لئے آپ سامان پیدا کئے۔ تب غضب الٰہی جوش میں آیا اور طرح طرح کے عذابوں سے ان کو ہلاک کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی عذاب کا موجب کفر نہیں ہے بلکہ شرارت ہے اور تکبر میں حد سے زیادہ بڑھ جانا موجب ہے۔ اور ایسا آدمی خواہ مومن ہی کیوں نہ ہو جب ظلم اور ایذاء اور تکبر میں حد سے بڑھے گا۔ اور عظمت الٰہی کو بھلا دے گا تو عذاب الٰہی ضرور اس کی طرف متوجہ ہو گا۔ اور جب ایک کافر مسکین صورت رہے گا۔ اور اس کو خوف دامن گیر ہو گا تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لائق ہے مگر عذاب دنیوی اس پر نازل نہیں ہو گا۔ پس دنیوی عذاب کے لئے یہی ایک قدیم اور مستحکم فلاسفی ہے۔ اور یہی وہ سنت اللہ ہے جس کا ثبوت خدا کے تمام کتابوں سے ملتا ہے۔ (-) یعنی جب ہمارا ارادہ اس بات کی طرف متعلق ہوتا ہے کہ کسی بستی کے لوگوں کو ہلاک کریں تو ہم بستی کے منعم اور عیاش لوگوں کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی بدکاریوں میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں۔ پس ان پر سنت اللہ کا قول ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے ظلموں میں انتہا تک پہنچ جاتے ہیں۔ تب ہم ان کو ایک سخت ہلاکت کے ساتھ ہلاک کر دیتے ہیں اور پھر ایک دوسری آیت میں فرماتا ہے (-) یعنی ہم نے کبھی کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر صرف ایسی حالت میں کہ جب اس کے رہنے والے ظلم پر کمربستہ ہوں۔

یاد رہے کہ اگرچہ شرک بھی ایک ظلم بلکہ ظلم عظیم ہے۔ مگر اس جگہ ظلم سے مراد وہ سرکشی ہے جو حد سے گذر جائے اور مفسدانہ حرکات انتہا تک پہنچ جائیں۔ ورنہ اگر مجرد شرک ہو جس کے ساتھ ایذاء اور تکبر اور فساد منضم نہ اور ایسا تجاوز از حد نہ ہو جو واعظوں پر حملہ کریں اور ان کے قتل کرنے پر آمادہ ہوں یا معصیت پر پورے طور پر سرنگوں ہو کر بالکل خوف خدا دل سے اٹھا دیں تو ایسے شرک یا کسی اور گناہ کے لئے وعدہ عذاب آخرت ہے۔ اور دنیوی عذاب صرف اعتداء اور سرکشی اور حد سے زیادہ بڑھنے کے وقت نازل ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے (-) یعنی پہلے بھی رسولوں پر ٹھٹھا کیا گیا۔ پس ہم نے ان کافروں کو جو ٹھٹھا کرتے ہیں مہلت دی۔ پھر جب وہ اپنے ٹھٹھے میں کمال تک پہنچ گئے تب ہم نے ان کو پکڑ لیا اور لوگوں نے دیکھ لیا کہ کیونکر ہمارا عقاب ان پر وارد ہوا۔

---

② خدا تعالیٰ جو اپنے تنزہ اور تقدس میں ہر یک برتر سے برتر ہے اپنی تدلیات اور تجلیات میں مظاہر مناسبہ سے کام لیتا ہے۔ اور چونکہ جسم اور جسمانی چیزیں اپنے ذاتی خواص اور اپنی ہستی کی کامل تقیدات سے مقید ہو کر اور بمقابل ہستی اور وجود باری اپنا نام ہست اور موجود رکھا کر اور اپنے ارادوں اور اپنے طبعی افعال سے اختصاص پا کر اور ایک مستقل وجود جامع ہویت نفس اور مانع ہویت غیر بن کر ذات علت العلل اور فیاض مطلق سے دور جا پڑے ہیں۔ اور ان کے وجود کے گرداگرد اپنی ہستی اور انانیت اور مخلوقیت کا ایک بہت ہی موٹا حجاب ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں رہیں کہ ذات احدیت کے وہ فیضان براہ راست ان پر نازل ہو سکیں جو صرف اس صورت میں نازل ہو سکتے ہیں۔ کہ جب حجب مذکورہ بالا درمیان نہ ہوں اور ایک ایسی ہستی ہو جو بکلی نیستی کے مشابہ ہو۔ کیونکہ ان تمام چیزوں کی ہستی نیستی کے مشابہ نہیں۔ ہر ایک چیز اس قسم کی مخلوقات میں سے بزبان حال اپنی ہستی کا بڑے زور شور سے اقرار کر رہی ہے۔ آفتاب کہہ رہا ہے کہ میں وہ ہوں جس پر تمام گرمی و سردی کا مدار ہے۔ جو تین سو پینسٹھ صورتوں میں تین سو پینسٹھ قسم کی تاثیر دنیا میں ڈالتا ہے اور اپنی شعاعوں کے مقابلہ سے گرمی اور اپنی انحراف شعاعوں سے سردی پیدا کرتا ہے۔ اور اجسام اور اجسام کے مواد اور اجسام کی شکلوں اور حواس پر اپنی حکومت رکھتا ہے۔ زمین کہہ رہی ہے کہ میں وہ ہوں کہ جس پر ہزارہا ملک آباد ہیں اور جو طرح کی نباتات پیدا کرتی اور طرح طرح کے جوہر اپنے اندر تیار کرتی اور آسمانی تاثیرات کو عورت کی طرح قبول کرتی ہے۔ آگ بزبان حال کہہ رہی ہے کہ میں ایک جلانے والی چیز ہوں۔ اور بالخاصیت قوت احراق میرے اندر ہے اور اندھیرے میں قائم مقام آفتاب ہوں۔ اسی طرح زمین کی ہر ایک چیز بزبان حال اپنی ثناء کر رہی ہے۔

غرض یہ تمام چیزیں بزبان حال اپنی اپنی تعریف کر رہی ہیں۔ اور محجوب بانفسہا ہیں۔ یعنی اپنے خواص کے پردے میں محجوب ہیں۔ اس لئے مبدء فیض سے دور پڑ گئی ہیں۔ اور بغیر ایسی چیزوں کے توسط کے جو ان حجابوں سے منزہ ہوں مبدء فیض کا کوئی ارادہ ان سے تعلق نہیں پکڑ سکتا۔ کیونکہ حجاب اس فیض سے مانع ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی حکمت نے تقاضا کیا کہ اس کی ارادت کا مظہر اول بننے کے لئے ایک ایسی مخلوق ہو جو محجوب بنفسہ نہ ہو بلکہ اس کی ایک ایسی نرالی خلقت ہو جو برخلاف اور چیزوں کے اپنی فطرت سے ہی ایسی واقع ہو کہ نفس حاجب سے خالی اور خدا تعالیٰ کے لئے اس کی جوارح کی طرح ہو اور خدا تعالیٰ کے جمیع ارادات کے موافق جو مخلوق اور مخلوق کے کل عوارض سے تعلق رکھتے ہیں اس کی تعداد ہو اور وہ نرالی پیدائش کی چیزیں مرایا صافیہ کی طرح اپنی فطرت رکھ کر ہر وقت خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں اور اپنے وجود میں ذوجہتین ہوں۔ ایک جہت تجرد اور تنزہ کی جو اپنے وجود میں وہ نہایت الطف اور منزہ عن الحجب ہوں جس کی وجہ سے وہ دوسری مخلوق سے نرالی اور خدا تعالیٰ کے وجود سے ظلی طور پر مشابہت تامہ رکھتے ہوں اور محجوب بانفسہانہ ہوں۔ دوسری جہت مخلوقیت کی جس کی وجہ سے وہ دوسری مخلوقات سے مناسبت رکھیں اور اپنی تاثیرات کے ساتھ ان سے نزدیک ہو سکیں۔ سو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ سے اس عجیب مخلوق کا وجود ہو گیا جس کو ملائک کہتے ہیں۔ یہ ملائک ایسے فنافی طاعت اللہ ہیں کہ اپنا ارادہ اور فیشن اور توجہ اور اپنے ذاتی قویٰ یعنی یہ کہ اپنے نفس سے کسی پر مہربان ہونا یا اس سے ناراض ہو جانا اور اپنے نفس سے ایک بات کو چاہنا یا اس سے کراہت کرنا کچھ بھی نہیں رکھتے۔ بلکہ بکلی جوارح الحق کی طرح ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تمام ارادے اول انہی کے مرایا صافیہ میں منعکس ہوتے ہیں اور پھر ان کے توسط سے کل مخلوقات میں پھیلتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ بوجہ اپنے تقدس تام کے نہایت تجرد اور تنزہ میں ہے اس لئے وہ چیزیں جو انانیت اور ہستی محجوبہ کی کثافت سے خالی نہیں اور محجوب بانفسہا ہیں اس مبدء فیض سے کچھ مناسبت نہیں رکھتیں اور اس وجہ سے ایسی چیزوں کی ضرورت پڑی جو من وجہ خدا تعالیٰ سے مناسبت رکھتی ہوں اور من وجہ اس کی مخلوق سے۔ تا اس طرف سے فیضان حاصل کریں اور اس طرف پہنچادیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اشرف کاہلوں

سچ کے بغیر گذارہ نہیں

فی زمانہ عوام الناس کی اکثریت اپنے طرز عمل سے ظاہر کرتی ہے کہ "گویا جھوٹ کے سوا بچاؤ نہیں" وہ اپنی تمام ترقیات کا مدار اس کو سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ فکر و عمل حقیقت کے منافی ہے۔ اہل اللہ نے ہمیشہ صدق اور سچائی کے علم کو سربلند رکھا ہے۔ اور راست بازی اور راست گوئی کے اعلیٰ اور بے نظیر نمونے عملی رنگ میں عامتہ الناس کے سامنے رکھے ہیں یہ باور کرانے کے لئے کہ جس مفروضہ پر تم زندگی گزار رہے ہو۔ وہ تو محض فریب نظر ہے۔ زندگی کا حسن صدق میں ہے۔ سچائی میں ہے۔ جھوٹ ترک کرنے میں ہے۔ رسمی حوالہ سے حضرت بانی سلسلہ کی سیرۃ طیبہ سے تین واقعات قارئین کی نذر کر رہا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جوہر بہادری میدان جنگ میں پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ مردانگی کے جوہر دکھانے کا موقعہ تب ہوتا ہے جب حریف دعوت مبارزت دے رہا ہو۔ ایک انشاء پرداز اور ادیب کی تحریروں کا حسن و جمال مقابلہ کے وقت نظر آتا ہے۔ اسی طرح جو اخلاق اور عمل برموقعہ اور برمحل وقوع پذیر ہو وہی نیکی ہے۔ وہی اعلیٰ خلق ہے۔ جس فرد سے طبعی رنگ میں یہ اخلاق ظاہر ہوتے ہیں وہی عالم روحانیت کا محرم ہے۔

نارمل حالات میں تو سبھی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ سچ بولتے ہیں جھوٹ کے قریب نہیں پھٹکتے۔ لیکن اصل امتحان کا موقعہ وہ ہے کہ جب انسان اپنی آبرو، اپنا مال اور اپنی جان کو خطرہ میں دیکھے اور ان سب کو سچ پر قربان کر دے۔ وہ یقیناً صادق کہلانے کا حقدار ہے۔

۱۔ ایک صحیح الفطرت انسان اپنی عزت اور آبرو کے معاملہ میں بہت حساس ہوتا ہے۔ بعض مواقع ایسے آجاتے ہیں کہ عزت اور جھوٹ مدمقابل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک عام انسان سمجھتا ہے کہ جھوٹ بولے بغیر عزت محفوظ نہیں۔ ملامت کرنے والوں کی ملامت کا خوف اسے کھانے لگتا ہے۔ وہ جھوٹ میں عزت کو محفوظ خیال کر بیٹھتا ہے۔ لیکن مرد عارف سچ میں آبرو کی زندگی دیکھتے ہیں۔ وہ لوگوں کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ جرأت کے ساتھ حق کا اظہار کرتے ہیں۔ سن ۱۹۶۸ء۔ ۱۸۶۹ء کے زمانہ کی بات ہے۔ جب حضرت بانی سلسلہ کی عمر مبارک ۳۳، ۳۴ سال تھی۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نئے نئے مولوی بن کر بٹالہ میں آئے تھے۔ یہ مولوی صاحب حضرت مرزا صاحب کے ہم مکتب بھی رہ چکے تھے۔ اہل بٹالہ پر ان کے خیالات گراں گزرے۔ ایک شخص جس کو مولوی صاحب سے کسی مسئلہ میں شدت سے اختلاف تھا۔ وہ حضرت بانی سلسلہ کے پاس قادیان آیا۔ اور بحث کے لئے باصرار طریقہ پر حضرت مرزا صاحب کو بٹالہ لے گیا۔ حضرت بانی سلسلہ معہ اس شخص کے مولوی صاحب سے ملے۔ حضرت مرزا صاحب نے ان کی تقریر میں کوئی قابل اعتراض بات نہ پائی۔ اور سچائی کی تائید کرتے ہوئے لاپروا لومتہ لائم بحث کو ترک کر دیا۔ محض سچ کی خاطر آپ نے یہ مبارک فعل سرانجام دیا۔ جو شخص آپ کو لایا تھا وہ آپ پر سخت ناراض ہوا اور آپ کو بہت برا بھلا کیا۔ (تیرا خدا راضی ہوا۔ اور وہ تجھے بہت برکت دے گا اللہ تعالیٰ نے عالم کشف میں وہ بادشاہ بھی دکھلا دیئے)۔

۲۔ مال کی محبت بھی شدید ہے۔ انسان مالی نقصان سے بچنے کی خاطر بعض اوقات سچ کو ترک کر دیتا ہے۔ حالانکہ وہ اپنی کوتاہ عقل و فکر سے دائمی محرومی کا شکار ہو جاتا ہے۔ سچ مال کا محافظ ہے۔ جھوٹ تو وہ تیزاب ہے جو زر کو کھا جاتا ہے۔ مال کے ذریعہ بھی صادقین کی آزمائش خدا تعالیٰ کرتا ہے تاکہ وہ دنیا پر ظاہر کرے کہ اس مرد حق کی سرشت میں صدق ہی صدق ہے۔ کذب کا شائبہ تک نہیں۔ حضرت مرزا صاحب کا اس ضمن میں ایک نمونہ راست گوئی پیش ہے۔ حضرت صاحب کے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے ایک ہندو پر مسمار ہی مکان کا مقدمہ قائم کیا اس بنا پر کہ اس نے ان کی زمین پر مکان بنایا ہے۔ ترتیب مقدمہ میں ایک بات خلاف واقعہ تھی جو مقدمہ کے ڈسمس ہونے کے لئے کافی تھی۔ اس صورت میں تلف ملکیت کا نقصان عیاں تھا۔ مخالف فریق نے حضرت بانی سلسلہ کی گواہی مقدمہ میں لکھوا دی۔ حضرت صاحب اس سلسلہ میں مقررہ تاریخ پر بٹالہ تشریف لے گئے۔ مقدمہ ایک ہندو جج کے پاس تھا۔ حضرت صاحب کے پاس حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا وکیل آیا۔ اور اس نے عرض کی۔ کہ اب وقت پیشی مقدمہ ہے۔ آپ کیا بیان دیں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں وہی بیان دونگا۔ جو واقعی امر اور سچ ہے۔ وکیل نے کہا پھر آپ کے کچہری جانے کی ضرورت نہیں۔ میں مقدمہ سے دستبرداری کے لئے عدالت میں جاتا ہوں۔ اس طرح سے "اپنے ہاتھوں سے محض رعایت صدق کی وجہ سے (مقدمہ) آپ خراب کیا اور راست گوئی کو اللہ کی رضا کی پیروی میں مقدم رکھ کر مالی نقصان کو ہیچ سمجھا۔"

اس صدق گوئی کے راز سے حضرت بانی سلسلہ یوں پردہ اٹھاتے ہیں۔ "جس کو اللہ تعالیٰ نے قوت صدق عطا کی ہو۔ اور سچ سے محبت رکھتا ہو۔ وہ بالطبع دروغ سے نفرت رکھتا ہے۔ اور جب کوئی دنیوی فائدہ جھوٹ بولنے پر ہی موقوف ہو تو اس فائدہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ (آئینہ کمالات..... ص ۳۰۴)

۳۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں "اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں۔ تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا........ سچ بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقعہ وہی ہے۔ جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔" (... اصول کی فلاسفی)۔

ایک مرتبہ حضرت بانی سلسلہ نے اخبار "وکیل ہند" امرتسر کو ایک مضمون بھیجا۔ اس کے ساتھ مضمون سے متعلق ایک خط بھی تھا۔ رلیا رام نے محکمہ ڈاکخانہ کی ملی بھگت سے

باقی صفحہ ۶ پر

The Garden of Love

How splendid is the Garden of Love
With its charm and beauty
That descend from above
For the solace of the heart and the soul
So thaf the humble human beings
Make it their life's goal
Indeed
Splendid is the Garden of Love
The path that leads to it
Cannot be found by sense and wit
It is shown by nothing but ecstasy
Whoever likes to walk on it
Rich or poor
Whoever he be
They must know that for all of them
It's the same
Death is its name
Caused by the flame
Of love—intense love
From beneath and above
How splendid is the garden of love
It's surrounded by thorny bushes
Into which every lover pushes
Himself, and does not return
Even though he may burn
In the flames that rise
To the skies
And with them his soul flies
The fruit of the garden is sweet
For, there the lovers meet

باغ محبت

باغ محبت کتنا شاندار ہے
جس کی دلربائی اور خوبصورتی آسمان سے نازل ہوئی ہے
تاکہ دل کو اور روح کو طمانیت بخشے
تاکہ وہ لوگ جو عجز و انکسار کے پتلے ہیں اسے
اپنی زندگی کا ہدف بنالیں
یقیناً باغ محبت بڑا شاندار ہے
وہ رستہ جو اس کی طرف لے جاتا ہے
اسے انسان اپنے محسوسات اور اپنی عقل سے نہیں پا سکتا
یہ صرف اور صرف انتہائی عقیدت مندی سے ظاہر ہوتا ہے
جو شخص اس راستے پر چلنا چاہے وہ امیر ہو یا غریب
وہ کوئی بھی ہو
ان سب کو یہ معلوم ہونا چاہئے
کہ یہ ایک ہی راستہ ہے
اور اس راستے کا نام موت ہے
جو اس محبت کے شعلے سے ملتی ہے جو انتہائی محبت کی حد سے پیدا ہوتا ہے
نیچے سے بھی اور اوپر سے بھی
باغ محبت کتنا شاندار ہے
اس کے اردگرد خاردار جھاڑیاں ہیں
جن میں ہر محبت کرنے والا اپنے آپ کو دھکیل دیتا ہے
اور پھر وہاں سے واپس نہیں آتا
چاہے اس آگ میں وہ جل ہی کیوں نہ جائے
یہ آگ جو آسمان تک پہنچتی ہے
اور ان شعلوں کے ساتھ اس کی روح بھی اوپر کی طرف اٹھتی ہے
اس باغ کا پھل نہایت میٹھا ہے
کیونکہ انجام کار دونوں محبت کرنے والے ایک دوسرے سے وصل کا لطف اٹھانے لگتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممکتی حالات واقعات شخصیات

آزادی کے لئے خون کا نذرانہ

روس کے مسلمانوں کی کاکیشیائی جمہوریہ چیچنیا کی حالیہ دو اڑھائی ماہ کی لڑائی میں اب تک ۲۴ ہزار سے زیادہ شہری ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان میں سے دس ہزار تین سو بچے تھے یہ بات کسی غیر ملکی ادارے نے نہیں بتائی بلکہ خود روس کے انسانی حقوق کے کمیشن نے بیان کی ہے۔ اس لڑائی میں چیچنین جانبازوں کا نقصان کم ہوا ہے۔ اور اب تک صرف ۶۵۰ چیچنین جانبازوں نے جام شہادت نوش کیا ہے۔

اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوج نے گروزنی کو جانے والے تمام راستے بند کر دیئے ہیں روس نے دعویٰ کیا ہے کہ چیچنین فوجیوں کے زیر استعمال آخری سڑک پر بھی روسی کنٹرول ہو چکا ہے۔

ادھر چیچنیا کے بحران کے بارے میں ایک کمیشن نے کام شروع کر دیا ہے۔ روسی حکومت کی طرف سے قائم شدہ اس کمیشن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ چیچنیا کے صدر مسٹر داؤدایوف کو اتنی کھلی چھٹی کیوں دی گئی کہ وہ آزادی کے نعرے لگانے لگیں؟

گویا کہ دوسرے لفظوں میں اعتراض کی وجہ یہ ہے کہ کسی دل میں آزادی کا خیال کیوں جاگا۔ آزادی حاصل کرنے کا خیال کیوں آیا؟ وہ غلامی پر قانع کیوں نہ رہا؟

چیچنیا کے ماضی کو دیکھا جائے تو یہ علاقہ زاروں کے وقت سے روس کے وسطی علاقے سے ٹکراتا رہا ہے۔ گویا ان کی آزادی کی جنگ زاروں کے وقت سے لڑی جا رہی ہے۔ سب جانتے تھے کہ چیچنیا ان علاقوں میں سے ہے جو موقع ملتے ہی روس سے الگ ہونے کی کوششیں کریں گے۔

مگر اب روس کی سابق خفیہ تنظیم کے جی بی کے سربراہ نے ایک اور بات بتائی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سوویت یونین کے سابق صدر مسٹر گورباچوف کے خلاف بغاوت کے دنوں میں روسی صدر مسٹر بورس یلسن نے چیچنیا کے صدر داؤدایوف کی حوصلہ افزائی کی تھی تاکہ سوویت یونین کا شیرازہ بکھر سکے اور مسٹر گورباچوف کا اقتدار ختم ہو جائے اور روس کے نام پر صدر بورس یلسن کو عالمی رہنما تسلیم کیا جا سکے۔

روسی پارلیمان کے اس کمیشن نے چیچنیا کے بحران کی وجوہات جاننے کے لئے سماعت کا آغاز کر دیا ہے لیکن کئی سرکاری ادارے متعلقہ وزراء اور اعلیٰ سطحی عہدیدار اس سلسلے میں کمیشن سے تعاون نہیں کر رہے۔ بی بی سی کا یہ تبصرہ بہت ہی بامعنی ہے کہ چیچنیا کے بحران پر اگر کوئی اتفاق رائے ہو سکا تو محض اس نکتہ پر ہو گا کہ یہ تباہ کن کارروائی نہ صرف چیچنین عوام کے لئے تباہ کن تھی بلکہ اس کے ساتھ ہی روس کی ساکھ اور روسی فوج کا وقار بھی خاک میں مل گیا۔

روسی فوجوں نے جب چیچنیا پر حملہ کیا تو ان کا خیال تھا کہ وہاں غیر منظم قسم کے چند بندوق برداروں سے ان کا واسطہ پڑے گا لیکن قطعی غیر متوقع طور پر ان کو ایک پوری منظم اور متحد اور مسلح افواج کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ یہ سوال بھی روسی حکومت کے لئے پریشانی کا باعث بن گیا کہ اہل چیچنیا کے پاس اتنا اسلحہ کہاں سے آگیا۔

یہ پارلیمانی کمیشن دو ماہ کے اندر اپنی کارروائی مکمل کر لے گا لیکن اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ روسی حکام اس کمیشن کے سفارشات کو کوئی اہمیت دیں گے یا نہیں؟

☆ ○ ☆

صدر سوہارتو لیبیا کی حمایت میں

انڈونیشیا کے صدر سوہارتو جو غیر جانبدار تحریک کے ممالک کی تنظیم کے حالیہ صدر بھی ہیں' نے وعدہ کیا ہے کہ وہ لیبیا سے فضائی پرواز کی وہ پابندی ہٹوانے کی کوشش کریں گے جو ۱۹۹۲ء سے اس پر عائد ہے۔

وزیر خارجہ علی العطاس نے ان کے ملک کا دورہ کرنے والے لیبیا کے وزیر خارجہ مسٹر مصطفیٰ المنتصر سے کہا ہے کہ جب اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں لیبیا پر پابندیوں کا مسئلہ دوبارہ زیر بحث آئے گا تو وہ اس کو ہٹوانے میں لیبیا کی حمایت کریں گے۔ انڈونیشیا نے حال ہی میں سلامتی کونسل کے غیر مستقل رکن کی حیثیت حاصل کی ہے اور غیر جانبدار ملکوں کی طاقتور تنظیم کے صدر کی حیثیت سے اس کا مرتبہ خاصا بلند ہے۔

اقوام متحدہ نے ۱۹۹۲ء میں لیبیا پر یہ پابندی اس وقت عائد کی تھی جب لیبیا نے اپنے دو شہریوں کو جو ۱۹۸۸ء میں لاکربی ہالینڈ کے مقام پر پان امریکن کے ایک طیارے کے حادثے میں ملوث خیال کئے جاتے ہیں حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا اس حادثے میں ۲۷۰ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

انڈونیشیا نے ہمیشہ کھلے طور پر لیبیا کے خلاف پابندیوں کی مخالفت کی ہے۔

☆ ○ ☆

صومالیہ میں امن معاہدہ

صومالیہ کے دو بڑے متحارب گروپوں نے دارالحکومت موگادیشو میں ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس میں ایک دوسرے کے خلاف جارحیت سے اجتناب کرنے پر اتفاق کیا گیا ہے۔

یہ معاہدہ محمد فرح آئیدید اور علی مہدی محمد کے درمیان طے پایا ہے۔

یہ معاہدہ اس وقت طے پایا ہے جب اقوام متحدہ کی امن فوج کے دس ہزار افراد کا آخری دستہ وہاں سے روانہ ہو گیا۔ یہ امن فوج چھ ممالک پر مشتمل تھی۔

دونوں گروپوں نے روڈ بلاکس ختم کرنے اور جنگ نہ کرنے کا عہد کیا ہے۔ معاہدہ کے مطابق دارالحکومت موگادیشو میں اسلحہ لے کر چلنے پر پابندی ہو گی۔ اس شہر میں رائفل' جرابوں سے بھی زیادہ عام دکھائی دیتی ہے۔ دونوں نے موگادیشو کے بڑے کاروباری مرکز کو کھولنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔

اگر اس معاہدہ پر عمل ہوتا ہے کہ تو صومالیہ میں ۱۹۹۱ء سے جاری خانہ جنگی ختم ہو جائے گی۔ جو ڈکٹیٹر سید بارے کی حکومت ختم ہونے کے بعد شروع ہوئی تھی اور جس میں سینکڑوں ہزاروں صومالی ہلاک ہو چکے ہیں۔ جب سے اب تک صومالیہ میں کوئی حکومت نہیں ہے اور دونوں متحارب فریقوں نے اپنے اپنے علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔

اقوام متحدہ کی امن فوج ۱۹۹۲ء میں یہاں آنی شروع ہوئی جس کا مقصد قحط سے متاثرہ علاقوں میں غلے کی لوٹ مار کو روکنا اور ملک میں امن قائم کرنا تھا۔ اس امن فوج میں امریکہ کے فوجی بھی بھجوائے گئے۔ لیکن اپنے ۳۶ آدمی گنوانے اور جنرل فرح آئیدید کی تلاش اور گرفتاری میں ناکامی کے بعد گزشتہ مارچ میں امریکی فوجی وہاں سے رخصت ہو گئے۔

☆ ○ ☆

اسرائیل پی ایل او مذاکرات

اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان تازہ مذاکرات کی ناکامی کے باوجود پی ایل او نے مصر میں اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں یہ طے کیا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ مذاکرات جاری رکھے جائیں گے۔ لیکن اب پی ایل او نے مزید سخت رویہ اپنانے کا فیصلہ کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ آئندہ مذاکرات میں اسرائیل کو مذاکراتی ایجنڈے پر غلبہ رکھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ پی ایل او کے نمائندوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب بات چیت میں توجہ کا مرکز امن معاہدہ پر عمل درآمد کے لئے دباؤ ڈالنا ہو گا۔ اس میں اسرائیل سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ فلسطینی خود مختار علاقے میں انتخابات سے پہلے مغربی کنارے پر متعین اپنی فوج کو واپس بلا لے۔ اس کام میں پہلے ہی سات ماہ کی تاخیر ہو چکی ہے۔

۱۹۹۳ء میں واشنگٹن میں امن معاہدہ طے پانے کے بعد سے اس پر عمل درآمد کی رفتار بے حد سست ہے کبھی یہ سلسلہ بالکل ہی رک جاتا ہے اور کئی بار بات چیت ناکام اور معطل بھی ہو چکی ہے۔ اس دوران اسرائیل میں کئی یہودی بم کے دھماکوں کا بھی شکار ہو چکے ہیں اور کئی فلسطینی اسرائیلی فوج کی گولیوں اور انتہا پسندوں کے حملوں کا نشانہ بن چکے ہیں۔ دونوں اطراف میں ایک دوسرے پر اعتماد کا بے حد فقدان ہے اور دونوں ایک دوسرے کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۵

حضرت صاحب کے خلاف محض دشمنی اور تعصب کی بناء پر مقدمہ دائر کر دیا۔ کہ آپ نے خلاف قانون یہ خط بھیجا ہے۔ مقدمہ چلا تو وکلاء نے حضرت صاحب کو مشورہ دیا کہ رہائی اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ خط سے انکار کر دیں۔ گویا کذب بیانی کے سوا چارہ نہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے اسے ناپسند فرمایا۔ اور زور دے کر فرمایا۔ "اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو۔ جھوٹ نہیں بولوں گا" مقدمہ شروع ہوا۔ افسر ڈاکخانہ جات بطور مدعی پیش ہوا۔ مجسٹریٹ نے حضرت صاحب کا بیان لیا۔ آپ نے برملا اور صاف فرمایا "میں نے اس کو جزوِ مضمون سمجھ کر پیکٹ میں رکھا ہے" حکومت کو نقصان پہنچانے کی غرض سے نہیں۔ مجسٹریٹ سچ کو پا گیا۔ ڈاک خانہ کے افسر نے پر زور انداز میں دلائل دیئے مگر مجسٹریٹ پر ان کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ اس نے حضرت صاحب کو باعزت طور پر مقدمہ سے بری قرار دیا۔

اس پر حضرت صاحب پر شوکت انداز میں فرماتے ہیں "میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بے ہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارہ نہیں۔ میں اب تک بھی جب اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ اس نے ہماری رعایت رکھی اور ایسی رعایت رکھی جو بطور نشان ہو گئی" (ملفوظات ج ۶ ص ۳۴۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یادرکھو جب سچائی پورے طور پر اپنا اثر پیدا کرلیتی ہے۔ تو وہ ایک نور ہو جاتی ہے۔ جو ہر ایک تاریکی میں اس اختیار کرنے والے کے لئے رہنما ہوتا ہے اور ہر شکل میں بچاتا ہے" (ملفوظات ج ۳ ص ۳۶۴)

حضرت بانی سلسلہ جماعت کو نصیحت کے رنگ میں فرماتے ہیں۔

"سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو۔ کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں" (ازالہ اوہام)

اسی طرح اپنے ایک پاکیزہ شعر میں فرماتے ہیں۔

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

اللہ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرماتے ہوئے ہماری زندگیوں کو نور صدق سے بھردے۔

بقیہ صفحہ ۳

مذموم ہو۔ سچی تعریف کے حصول کا ذریعہ ہم تمہیں بتاتے ہیں۔ فرمایا (-) سب سچی تعریفیں خدا کے لئے ہیں۔ ۲۔ سچی تعریفیں خدا سے آتی ہیں۔ جو تعریف خدا کی طرف سے نہ ہو وہ حمد نہیں ہو سکتی۔ سب حمدیں اللہ کے قبضہ میں ہیں۔ پس ایک ہی ذریعہ ہے جس سے تم سچی تعریف اور حمد حاصل کرسکتے ہو۔ وہ یہ کہ جس کے پاس سچی تعریفیں ہیں۔ جس کے قبضہ میں تمام حمدیں ہیں۔ اسی سے مانگو۔ جس کے پاس ہو گا وہی کچھ دے گا۔ جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا وہ کیا دے گا۔ پس تمام خوبیاں تمام سچی تعریفیں تو خدا کے پاس ہیں۔ کیوں نہ انسان اس سے مانگے تاکہ اس کو دیا جائے۔ جو لوگ خدا کو چھوڑ کر اوروں سے مانگتے ہیں۔ ان کو کچھ نہیں مل سکتا۔ کیونکہ سچی تعریفیں خدا کے سوا کسی پاس نہیں ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ کسی شخص کو جوتے کی ضرورت ہو تو قصائی کے پاس چلا جائے اور گوشت کی ضرورت ہو تو بزاز کے پاس یا زمیندار کے پاس چلا جائے۔ ان سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ وہ اس کو پاگل شمار کریں گے اور ہنسی میں اڑاتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔) دنیا میں لوگ تعریف حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جو ذرائع اس کے حصول کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ وہ جھوٹے اور باطل ہوتے ہیں۔ سچی تعریف خدا سے آتی ہے جو لوگ خدا کو چھوڑ کر دنیاوی ذریعہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ سچی تعریف اور حمد سے محروم رہتے ہیں۔ حقیقی تعریف خدا کے خزانہ میں ہے اور کوئی جگہ نہیں جہاں سچی تعریف ہو۔ ایک بھی حمد نہیں جو انسان سے ملے۔ تمام حمدیں اور سچی تعریفیں خدا کے قبضے میں ہیں۔ پس جب تک خدا سے نہ مانگی جائیں اس وقت کہیں سے نہیں مل سکتیں۔ اللہ وہ ہے جو رب العالمین ہے۔ تمام مخلوقات پر رحم کرنے والا ہے رحمٰن ہے۔ پھر وہ رحیم ہے محنت کرنے پر اچھے اچھے نتائج عنایت فرماتا ہے۔

ایک حمد عارضی ہوتی ہے۔ کہ ایک شخص نے کام کیا دوسرا مشکور ہو گیا۔ اس کی زندگی ختم ہو گئی یا وہ جس سے اس نے کچھ سلوک کیا تھا مر گیا۔ اس کی تعریف ختم ہو گئی یا وہ شخص جس نے ایک کام کیا دنیا اس کی تعریف کرتی ہے۔ پھر کچھ ایسے تغیرات پیدا ہوئے کہ اس کی حالت میں تغیر پیدا ہو گیا اس لئے وہ پہلی تعریف مٹ گئی۔ حقیقی سے غیر حقیقی ہو گئی۔ خدا کی حمد وہ ہے جو اس دنیا میں ہی ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ یہ وہ حمد ہے جو اگلی دنیا میں بھی ساتھ جائے گی۔ باقی لوگوں کی حمد ایسی حمد ہوتی ہے جو ختم ہو جاتی ہے۔ مگر خدا کی طرف سے آنے والی حمد کبھی ختم نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ مالک یوم الدین ہے۔

جو شخص خدا لئے قربان ہو جائے اس کی زندگی اسی کے لئے ہو جائے۔ اس کا چلنا پھرنا کھانا پینا۔ اٹھنا بیٹھنا۔ مرنا جینا سب خدا کے لئے ہو جائے۔ خدا کی رضا حاصل کرنا ہی اس کا مقصد و مدعا ہو۔ ایسے شخص کو جو حمد ملے گی وہ کبھی ختم نہیں ہو گی۔ پس انسان کو چاہئے کہ خدا کے لئے ہو جائے تاکہ اس کو سچی تعریف اور حمد نصیب ہو۔ تمہیں ہیرے کی تلاش ہے شیشے پر مت ہو جاؤ۔ اگر واقعی سچی تعریف چاہتے ہو تو خدا کے لئے ہی ہو جاؤ۔ پھر تمہیں سچی تعریف اور حمد حاصل ہو گی اور جب وہ تعریف حاصل کرلو گے تو وہ ایسی تعریف ہو گی۔ جو کبھی قطع نہیں ہو گی۔

(از خطبہ جمعہ جلد ششم ص ۱۰۳)

احمدیہ ٹیلی ویژن
کے پروگرام

جمعہ ۳-مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت میں)

4-30	تلاوت
4-45	حدیث
5-00	یوروفائل- مجلس سوال وجواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع منعقدہ نن سپیٹ بتاریخ ۳ ستمبر ۹۳ء
6-00	ازان اور کوبے اپ ڈیٹ
6-10	خبریں
6-20	خطبہ جمعہ لائیو از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-30	چلڈرن کارنر- عید شو- از ربوہ
8-00	خطبہ عید الفطر از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
9-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- عید ملن- پروگرام از لجنہ اماء اللہ ربوہ
9-50	کل کے پروگرام

ہفتہ ۴-مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-30	تلاوت
4-45	حدیث
5-00	یوروفائل- مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۳۰ اگست ۹۴ء جرمنی
5-30	حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر ا- حصہ اول
6-00	خبریں
6-30	اراؤنڈ دی گلوب
7-00	چلڈرن کارنر- ملاقات بتاریخ ۴ مارچ ۱۹۹۵ء
8-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- (ا) جرمن پروگرام
9-00	(۲) کوئز شو (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
9-50	کل کے پروگرام

حضرت بانی سلسلہ فرمایا کرتے تھے کہ:-

i- جو بچے روتے ہیں وہ بڑے ہو کر خوب بولتے ہیں اور فصیح ہوتے ہیں۔

ii- جھولے میں بچے نہیں جھولانے چاہئیں۔ کیونکہ اس سے بچے بزدل ہو جاتے ہیں۔

iii- جو عورتیں بچپن میں مٹی کھاتی رہی ہوں وہ فطرتاً کمزور ہوتی ہیں اور ان کی اولاد بھی کمزور ہوتی ہے۔

(از وکالت وقف نو)

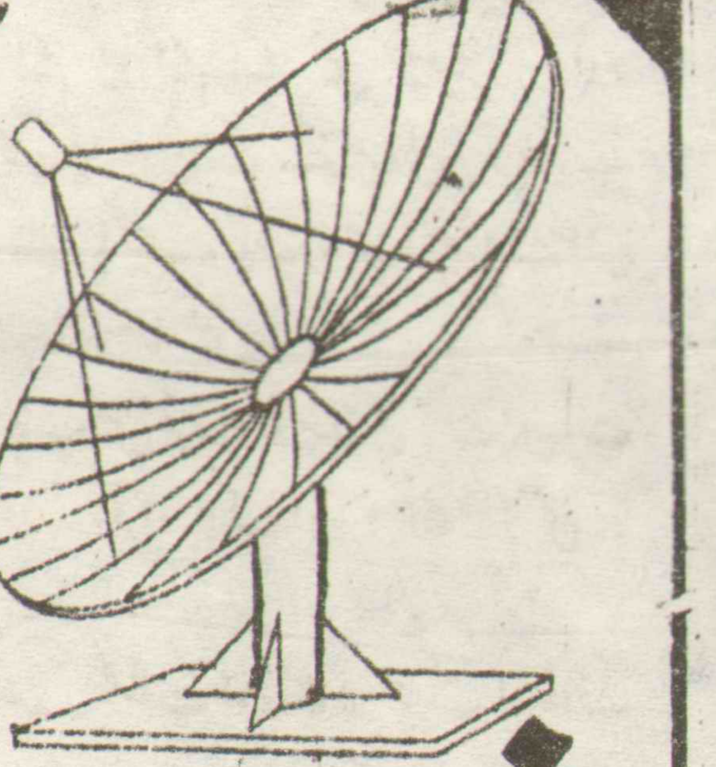

ڈش انیٹنا ڈش انیٹنا
بفضل خدا تعالیٰ
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔
• بھاری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش انیٹنا (گارنٹی شدہ)
• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
• قیمت صرف 9500/- اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش انیٹنا لگوائیے
ہمارا معیار ہماری مقبولیت
ڈش ماسٹر ربوہ اقصیٰ روڈ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنَّاصِر
الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی- فون 664-0231
664-3442
فیکس 6643299 (92-21)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- فروری- 1995ء
آج صبح سے دھوپ ہے
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان اور بھارت کے ایٹمی ماہرین کے درمیان گوا میں مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ وائس آف جرمنی نے انکشاف کیا ہے کہ یہ مذاکرات سخت راز داری میں ہو رہے ہیں۔ ایٹمی عدم پھیلاؤ کا معاملہ زیر بحث ہے اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ ان مذاکرات میں امریکہ اور چین کے ایٹمی ماہرین بھی شریک ہیں۔

○ ناجائز اسلحہ کی سزا بڑھانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ خود کار ہتھیاروں کے لائسنس جاری کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے وفاقی کابینہ کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ تمام متعلقہ ایجنسیوں کو اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ وہ ہتھیاروں کے بے دریغ استعمال کی روک تھام اور قتل وغارت گری کے خاتمے کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائیں۔ کابینہ نے کہا کہ امن و امان صوبائی معاملہ ہے وفاقی حکومت اس پر غور تو کر سکتی ہے مگر عملی اقدامات نہیں اٹھا سکتی۔ فرقہ واریت کے علم برداروں اور دہشت گردوں کے خلاف پرنٹ میڈیا اور الکٹرانک میڈیا میں خصوصی مہم چلائی جائے گی۔

○ وفاقی کابینہ کے فیصلے کے مطابق او جی ڈی سی کو جائنٹ سٹاک کمپنی قرار دے دیا گیا ہے۔ ۱۹۹۵ء شہید ملت کا سال قرار دیا گیا ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ کراچی کے واقعات میں حساس ادارے ملوث نہیں ہیں۔ حساس اداروں کا کام حالات سدھارنا ہوتا ہے بگاڑنا نہیں۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں کراچی کے معاملات میں وفاقی حکومت کی مداخلت یا کسی آئینی اختیار کے استعمال پر غور نہیں ہوا۔ وفاقی کابینہ نے اقرار کیا کہ دہشت گردی کی روک تھام کے لئے سندھ حکومت کی کارکردگی اچھی ہے۔

○ کراچی میں سکون رہا۔ تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے ہیں۔ ہفتہ کے دن کے واقعات کے سلسلہ میں ۵۰۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے مگر ان پر براہ راست الزامات عائد نہیں کئے گئے۔ خوف کی وجہ سے لوگوں کی اکثریت نے عید کی خریداری نہیں کی۔ وائس آف امریکہ نے کہا کہ علماء کے مل بیٹھنے کا پروگرام کوئی نہیں۔

○ مذہبی تنظیموں کے رہنماؤں کی گرفتاریاں عید تک ملتوی کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے خفیہ ایجنسیوں نے مشورہ دیا ہے کہ گرفتاریوں سے حالات خراب ہو سکتے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ اقتدار پر ہمیشہ قابض رہنے والا گروپ سندھو دیش اور گریٹر پنجاب کی سازش پر عمل پیرا ہے۔ ملک توڑنے کے منصوبے پر تیزی سے کام جاری ہے۔ حساس اداروں کی پنجابی شخصیات اور سندھی وڈیرے اس میں شامل ہیں۔ کراچی کو گریٹر پنجاب کا حصہ بنایا جائے گا۔ کیٹی بندرگاہ اور نواب شاہ ایئر پورٹ کی خاص ترقی اس منصوبے کا حصہ ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کا وجود نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ عبادت گاہیں اور صحافتی ادارے بھی دہشت پسندوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے تین سینیٹروں اور ۵۔ ارکان کو ۳ دن کے لئے پیرول پر رہا کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے تاکہ وہ عید الفطر اپنے اہل خانہ کے ساتھ منا سکیں۔

○ پنجاب میں فرقہ واریت کی آگ میں اب تک ۵۳۱۔ افراد ہلاک اور ۳۵۴۰ زخمی ہو چکے ہیں۔

○ صدر مملکت اور قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف عمرہ ادا کر کے واپس پہنچ گئے ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ جب سے حکمران زیادہ عمرے پر جانے لگے ہیں ہم تیزی سے تباہی کی جانب چل پڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے مسائل "زلزلہ" ہی حل کر سکتا ہے۔

○ وفاقی اور صوبائی حکومت دونوں کی طرف سے ۲ سے ۵ تک عید الفطر کی چھٹیوں کا اعلان کیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

مکرم راشد صاحب نے ہیروشیما سے آئے ہوئے ایک ڈاکٹر یاماموتو کے حوالے سے بتایا ہے کہ ان کو ایک جاپانی نے خط میں لکھا کہ میں دن کو گاڑیوں اور سائیکلوں کو پنکچر لگانے کا کام کرتا اور شام اور رات کو احمدیہ کیمپ میں جا کر کام کرتا۔ اس جاپانی نے بعض تازہ سبزیاں احمدیہ کیمپ کو بھجوائی ہیں۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ احمدیہ کیمپ سے جاپانیوں کی مرغوب غذا دال سوپ یعنی دال چاول اور سبزیاں مہیا کی جاتی ہیں۔ اس کے لئے اس جاپانی نوجوان نے ہیروشیما سے جا کر تازہ سبزیوں کا تحفہ بھجوایا ہے۔

مکرم راشد صاحب کا پروگرام پہلے جاپانی زبان میں سنایا جاتا ہے پھر وہ اس کا اردو خلاصہ بیان کرتے ہیں یہ پروگرام آج کل روزانہ درس کے فورا بعد نشر کیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کا نام کوبے اپ ڈیٹ ہے۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات تیار ہیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: ۶۴۹، گھر: 212300

کوٹھی برائے فروخت
متصل سوئمنگ پول فیکٹری ایریا رقبہ ۲ کنال میں سے ۱۰ مرلہ کوٹھی تعمیر شدہ بقایا ۱۵ مرلہ اور ایک کنال جزوی طور پر یا مکمل برائے فروخت
رابطہ کے لئے شالیمار ٹریڈرز رحمت بازار ربوہ فون گھر 955

شدید ناقابلِ برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: ۲۰ روپے۔ اچھے ہومیو پیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع ۱۵ روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون: 04524 - 211283 / 771
فیکس: 04524 - 212299

جدید فیشن کے بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ سنگ
پروپرائیٹر: کے اے بشیر
فون دوکان: 211806
گھر: 211883

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837، گھر: 212175

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون: 254634

الیکٹرو ہومیو پیتھک ڈاکٹر / لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک پاس خواتین و حضرات کیلئے ایک سالہ، تمام میڈیکل کالجز کے طلباء، ڈاکٹرز، حکماء، ڈسپنسرز، نرسز کیلئے ۶ ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس
خصوصیات
○ کورسز بذریعہ ڈاک
○ ریڈیانک کمپیوٹر پر تشخیصی ٹریننگ کا انتظام بھی موجود ہے۔ جو کہ جدید ترین ہے۔
○ سٹوڈنٹ کیلئے وظائف
پرنسپل: ڈاکٹر رانا محمد ارشد خان
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
J.S.O جرمن الیکٹرو ادویات دستیاب ہیں
اس وقت تک کوئی کالج S.O کے مطابق کورس نہیں کروا رہا ہے۔
نوٹ: پراسپیکٹس حاصل کرنے کیلئے 15 روپے منی آرڈر کریں
نصرت الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) 158-ڈی پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد فون ۳۳۶۲۲/۳۳۸۸۸

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد آف سرگودھا